72203 ـ بيوى سے ظہار كر ليا اور قسم اٹھائى كہ راضى ہونے تك جماع نہيں كريگا

سوال

ميرا بيوى كے ساتھ اختلاف ہوا تو ميں نے قسم اٹھائى كہ راضى ہونے كے بعد ہى ميں اس سے جماع كرونگا، اور ميں نے كہا كہ يہ راضى ہونے تك ميرى بہن جيسى ہے، اور ميرى نيت طلاق وغيرہ كى نہيں تھى.
بلكہ ميرى نيت اسے دھمكانے كى تھى كہ اسے اپنى غلطى كا احساس ہو جائے، كچھ ايام كے بعد جب ہمارا غصہ ٹھنڈا ہوا تو ميں نے اس سے جماع كر ليا، كيا مجھ پر كوئى گناہ تو نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جب آپ نے قسم اٹھائى كہ راضى ہونے كے بعد ہى اس سے جماع كريں گے، اور آپ نے راضى ہونے سے پہلے بيوى سے جماع نہيں كيا، بلكہ راضى ہونے كے بعد ہم بسترى كى تو اس قسم ميں آپ پر كوئى گناہ نہيں ہے، كيونكہ آپ نے قسم نہيں توڑى.

دوم:

آپ كا اپنى بيوى كو كہنا كہ " تم ميرے راضى ہونے تك مجھ پر ميرى بہن جيسى ہو " يہ ظہار ہے جسے اللہ سبحانہ و تعالى نے حرام كيا اور اسے ايك منكر اور برى چيز اور جھوٹ قرار ديا ہے.

اگرچہ ميرى بہن جيسى كے الفاظ ظہر اختى جيسے نہيں ہيں، ليكن ظہار كى نيت ہونے يا پھر اس پر قرينہ كا موجود ہونا ظہار ہى كہلائيگا، قرينہ يہ ہے كہ يہ الفاظ جھگڑا يا غضب كى حالت ميں كہے جائيں، جيسا كہ ابن قدامہ رحمہ اللہ نے بيان كيا ہے، ليكن جب نہ تو نيت ہى اور نہ ہى اس كا كوئى قرينہ پايا جائے تو يہ ظہار نہيں ہوگا.

ديكھيں: المغنى (8 / 6).

سوم:

آپ كا بيوى كو يہ كہنا كہ:

" تم مجھ پر میری بہن جیسی ہو حتی کہ میں راضی ہو جاؤں "

یہ مؤقت ظہار کہلائیگا جب تك آپ راضی نہیں ہو جاتے: اس لیے اگر آپ نے بیوی سے راضی ہونے سے قبل جماع کر لیا تو آپ پر ظہار کا کفارہ لازم آئیگا، اور اگر آپ نے راضی ہونے کے بعد بیوی سے جماع کیا تو پھر کچھ نہیں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وقتی ظہار جائز ہے مثلا کوئی اپنی بیوی سے کہے تم مجھ پر ایك ماہ کے لیے میری ماں کی پیٹھ جیسی ہو، یا رمضان گزرنے تك، لہذا جب وقت ختم ہو جائے تو ظہار بھی ختم ہو جائیگا، اور بغیر کسی کفارہ کے اس کی بیوی اس پر حلال ہو جائیگی، لیکن مدت کے اندر وطئ کرنے کی صورت میں وہ عائد کہلائیگا.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عطاء قتادۃ ثوری اور اسحاق اور ابو ثور کا قول یہی ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی ایك قول یہی ہے ان کی دلیل سلمہ بن صخر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے جس میں بیان ہوا ہے کہ:

" انہوں نے اپنی بیوی سے رمضان المبارك کا مہینہ گزرنے تك ظہار کیا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ انہوں نے دوران ماہ بیوی سے جماع کر لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کفاہ ادا کرنے کا حکم دیا، اور اس پر وقت مقید کرنے کا انکار نہیں کیا " انتہی

دیکھیں: المغنی (11 / 68) اختصار کے ساتھ.

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے مؤقت ظہار کی مثال دیتے ہوئے کہا ہے:

" انسان سے ایسا ہو سکتا ہے کہ جب اس کی بیوی کوئی خرابی کرے اور برا سلوك کرے تو وہ بیوی سے کہے: تم مجھ پر اس ہفتہ میری ماں کی پیٹھ جیسی ہو، یا یہ سارا مہینہ یا کوئی اور وقت مقرر کر دے، تو یہ صحیح ظہار کہلائیگا.

اور ہمارے قول " یہ صحیح " کا یہ معنی نہیں کہ یہ حلال ہے، بلکہ اس کا یہ معنی ہے کہ یہ ظہار کہلائیگا اور ظہار ہو جائیگا، اس لیے جو مدت اس نے مقرر کی تھی اس کے بعد اگر جماع کرتا ہے تو کوئی کفارہ نہیں کیونکہ مدت ختم ہونے سے ظہار بھی ختم ہو گیا، لیکن اگر وہ مدت ختم ہونے سے قبل جماع کر لے تو اس پر ظہار کا کفارہ واجب آئیگا، اور اگر وقت جاتا رہے اور وہ وقت ختم ہونے کے بعد بیوی سے جماع کرتا ہے تو ظہار ختم ہو جائیگا " انتہی

ماخوذ از الشرح الممتع علی زاد المستقنع (5 / 593) مختصرا.

چہارم:

اس غلط اور منكر كام كرنے پر آپ پر توبہ و استغفار كرنى واجب ہے، اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تم ميں سے جو لوگ اپنى بيويوں سے ظہار كرتے ہيں تو وہ عورتيں ان كى مائيں نہيں، ان كى مائيں تو وہ ہيں جنہوں نے انہيں جنم ديا ہے، اور يہ لوگ تو برى اور جھوٹى بات كہہ رہے ہيں، اور يقينا اللہ تعالى معاف كرنے اور بخشنے والا ہے المجادلۃ (2).

واللہ اعلم .